دساتیر کی بہ نسبت اسلام کے زیادہ قریب ہے کیونکہ اس میں :
۱ : اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے ۔
۲ : مسلمان کی دستوری تعریف متعین کر کے قادیانیوں کو غیر مُسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے ۔
۳ : اللہ تعالےٰ کی حاکمیت کو بنیاد قرار دینے والی قرار داد مقاصد کو مرحوم صدر ضیاء الحق کی نافذ کردہ ایک آئینی ترمیم کی رو سے دستور کا باضابطہ حصہ بنا دیا گیا ہے ۔
۴ : تمام قوانین کو ایک متعینہ مدت کے اندر اسلام کے مطابق ڈھالنے کا دستوری وعدہ کیا گیا ہے ۔ وغیر ذلک ۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض امور ایسے بھی اس میں موجود ہیں جو اسلامی تعلیمات واحکامات سے متصادم ہیں مثلاً اس میں سودی نظام اور قرآن وسنت کے منافی عائلی قوانین کو تحفظ دیا گیا ہے اور فرنگی دور کی یادگار عدالتی نظام کو برقرار رکھا گیا ہے ۔ اس لیے اس دستور کو مطلقاً اسلامی دستور نہیں کہا جاسکتا اور اسے مکمل طور پر اسلامی بنانے کے لیے اہم آئینی ترامیم کی ضرورت ہے ۔

کیا غیر مسلم افواج کو مدد کے لیے بلانا جائز ہے ؟

سوال : اگر کسی جگہ مسلمان دشمن کے مقابلہ میں کمزور ہوں تو کیا غیر مسلموں کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتے ہیں ؟

جواب : شمس الائمہ سرخسی ؒ نے "المبسوط (جلد ۱۰) میں اس مسئلہ پر تفصیل سے بحث کی ہے ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فقہاء اسلام نے مجبوری اور کمزوری کی صورت میں یہ اجازت دی ہے کہ مسلمان اپنے دشمن کے مقابلہ میں مدد کے لیے غیر مسلموں کو دعوت دے کر اپنے ساتھ جنگ میں شریک کر لیں لیکن اس کے لیے فقہاء نے تین شرطیں عائد کی ہیں ۔

پہلی یہ کہ مقابلہ مسلمانوں سے نہ ہو یعنی کافروں کے مقابلہ پر کافروں کی مدد تو لی جاسکتی ہے مگر مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں سے مدد لینا جائز نہیں ہے ۔

دوسری شرط یہ کہ غیر مُسلم فوج اتنی تعداد میں نہ بلائی جائے کہ بعد میں خود مسلمانوں کے لیے اس کا وجود مسئلہ بن جائے ۔

تیسری شرط یہ ہے کہ غیر مسلم فوج کی کمان بھی مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو ۔ ان تین شرائط کے بغیر غیر مسلم افواج کو مدد کے لیے بلانا شرعاً جائز نہیں ہے ۔